مسئلہ نُور و بشر کا ایک جائزہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ۔

ہم اھلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نور ہیں۔ جبکہ کچھ لوگوں کا نکتہ نظر یہ ہے کہ آپ نور نہیں۔ اس مقام پر وہ لوگ اپنا موقف کمزور ہونے کی وجہ سے بات کو غلط رنگ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا ایک بنیادی بات پیش نظر رہنی چاہیے۔ وہ یہ کہ یہ دیکھا جائے کہ ہمارا اور ان کا اختلاف کس بات میں ہے۔ اس بات پر فریقین متفق ہیں کہ سید عالم ﷺ کامل و اکمل بشر ہیں (ہمارا یہ عقیدہ ہے وہ تو سید عالم ﷺ کی بشریت پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں اور اسے عیب ناک کرنا چاہتے ہیں) اختلاف اس بات میں ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نور ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ نور نہیں۔

لہذا ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ کے نور ہونے کے دلائل پیش کریں اور ان پر لازم ہے کے وہ آپ ﷺ کے نور نہ ہونے پر کوئی دلیل دیں۔ مخالفین جوابا بشر ہونے کی دلیل دے ہی نہیں سکتے اس لئے کہ اختلاف تو نور ہونے یا نہ ہونے میں ہے بشر ہونا تو اتفاقی مسئلہ ہے چونکہ مخالفین کے پاس نور نہ ہونے کی کوئی ضعیف دلیل بھی نہیں اسلیئے وہ بات بدلتے ہوئے اپنا دفاع کرتے ہوئے اس بات کی دلیلیں دینا شروع کرتے ہیں۔ جس میں اختلاف نہیں ہے۔

یہ بھی یاد رکھیے کہ بشریت نورانیت کی ضد نہیں ہے کہ ایک جگہ دونوں جمع نہ ہوسکیں بلکہ جمع ہوسکتیں ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نور ہیں لیکن قرآن مجید میں سورہ مریم سولھویں پارے میں انہیں بشر کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے فتمثل لھا بشرا سویا۔ (پس وہ ظاہر ہوا اس کے سامنے ایک تندرست بشر کے روپ میں) لھذا مخالفین پر لازم ہے کہ حضور ﷺ کے نور نہ ہونے کی دلیل دیں نہ کہ بشر ہونے کی دلیل دیں۔ اس لئے اگر وہ اپنے موقف و عقیدہ میں سچے ہیں تو قرآن مجید کی کسی ایک آیت سے یہ ثابت کریں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نور نہیں یا کسی ضعیف روایت سے ہی دکھا دیں آپ نور نہیں ہیں۔

لیکن سورج مغرب سے طلوع ہوسکتا ہے مگر منکرین اپنے عقیدہ پر قرآن اور نہ ہی حدیث سے یہ لکھا ہوا دکھا سکتے ہیں کہ "ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس بنور " کہ حضور علیہ السلام نور نہیں ہیں۔

رہا ہمارا عقیدہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں تو یہ حدیث تو کیا قرآن مجید سے ثابت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔"قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین "۔ تحقیق آئے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

اس آیت کریمہ میں نور سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کو ہی نور کہا گیا ہے۔ ہم متقدمین مفسرین اور اپنے علماء کی تفسیر سے حوالہ جات پیش کر سکتے ہیں خود مخالفین کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا عقیدہ پیش کرتے ہیں کہ اس نے یہاں نور سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا ہے، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور ماننے پر اگر قباحت لازم آتی ہے تو اس گناہ کا مرتکب پہلے ان کا حکیم الامت ہوگا۔ ملاحظہ ہو ان کے حکیم الامت کی عبارت !"قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْن " کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا۔"یہ ایک مختصر سی آیت ہے اس میں حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی دو نعمتوں کا عطا فرمانا اور ان دونوں پر اپنا احسان ظاہر فرمانا بیان فرمایا ہے۔ ان دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود با جود ہے اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا اور دوسری کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے۔"(میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم :مصنف مولوی اشرف علی تھانوی۔ صفحہ ٦ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ریلوے روڈ ملتان)

نیز اسی کتاب کے صفحہ ٤٦ پر ہے۔"نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مناسب ہے۔" اشرف علی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ثابت کرنے کیلئے اس کتاب میں متعدد دلائل دیئے ہیں۔ اس کا ایک نام وعظ نور بھی ہے۔ سرورق پہ یہ شعر بھی لکھا ہے۔

نبی خود نور اور قرآن ملا نور　　نہ ہو کیوں مل کے پھر نور علیٰ نور

نیز رشید احمد گنگوہی کے جمع کردہ رسالہ ارشاد السلوک کے صفحہ ۱۵۷ پر ہے۔ ''بیشک آیا تمہارے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب اور نور سے مراد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔'' (امداد السلوک ترجمہ ارشاد الملوک ص ۱۵۷ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)
کیا ہوا ان لوگوں کی عقل کو سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم جن کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں۔ انہیں تو نور مجسم کہنے پر کانپ اٹھتے ہیں مگر خود ان کے عقیدہ میں رشید احمد گنگوہی بھی نور مجسم ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ان کے جامع معقول ومنقول محمود حسن نے جو رشید احمد گنگوہی کا خلیفہ ہے اپنے پیر کے بارے میں کہتا ہے۔

چھپا کے جامہ فانوس کیونکر شمع روشن کو — تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہ ہی عریانی

(مرثیہ ص ۱۱ مصنف محمود حسن۔ راشد کمپنی دیوبند)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے طفیل ان لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

وَمَاعَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ